صلوٰۃ و سلام

۱۴۱۵

جاوید اقبال مظہری
بی اے ، ایل ۔ ایل ۔ بی

مظہری پبلی کیشنز کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان
فون : ۴۹۴۰۵۳۱

حقوق طباعت بحق مصنف محفوظ ہیں

۱۔	کتاب	صلواۃ و سلام
۲۔	مصنف	جاوید اقبال مظہری
۳۔	کمپوزنگ	فضلی سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۴۔	مطبع	فضلی سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۵۔	ناشر	مظہری پبلی کیشنز کراچی
۶۔	اشاعت	اول
۷۔	طباعت	۱۴۱۵ھ ۱۹۹۴ء
۸۔	تعداد	ایک ہزار
۹۔	ہدیہ	۶ روپیہ

ملنے کے پتے

۱۔ مظہری پبلی کیشنز، A/۲۶۰۶، پی آئی بی کالونی کراچی۔ فون: ۴۹۴۰۵۳۱

۲۔ المظہر، ۱۳۵ پی آئی بی کالونی کراچی فون: ۴۹۴۸۶۸۱

۳۔ مدینہ پبلشنگ کمپنی، ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۲۶۷۶۷

۴۔ مکتبہ رضویہ، آرام باغ روڈ کراچی۔ فون ۲۱۶۴۶۴

۵۔ شہزاد پبلی کیشنز، ۲۷۲۔ بی گل گشت کالونی، بوسن روڈ، ملتان فون ۵۲۳۶۶۰

۶۔ ادارہ مسعودیہ ۶/۲، ۵۔ ای ناظم آباد۔ کراچی فون ۷۴۷۶۶۱۴۔ ۲۱۳۹۷۳

انتساب

مولانا رشید احمد گنگوہی کے شیخ طریقت حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمتہ اللہ تعالی علیہ کے نام نامی جن کی مبارک زندگی ہم سب کے لئے مینارہ نور ہے۔

جاوید اقبال مظہری

نعت شریف

از

(حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکّی رحمۃ اللہ علیہ مُرشدِ طریقت مولوی رشید احمد گنگوہی)

اچھا ہُوں یا بُرا ہُوں، غرض جو کچھ بھی ہُوں، سو ہُوں
پر ہُوں تمہارا، تم میرے مختار یا رسُول!

جس دن تم عاصیوں کے شفیع ہو گے پیشِ حق
اُس دن نہ بھُولنا مجھے زِنہار یا رسُول!

تم نے بھی گر نہ لی خبر اِس حالِ زار کی
اب جائے کہاں، بتاؤ، یہ لاچار یا رسُول!

دونوں جہاں میں مجھ کو وسیلہ ہے آپ کا
کیا غم گرچہ ہُوں مَیں، بہت خوار یا رسُول!

کیا ڈر ہے اُس کو لشکرِ عصیان و جُرم سے
تُم سا شفیع ہو، جس کا مددگار، یا رسُول!

ہو آستانہ آپ کا، اِمداد کی جبیں
اور اِس سے زیادہ کچھ نہیں، درکار، یا رسُول!

حاجی اِمداد اللہ مہاجر مکّی: گُلزارِ معرفت، مطبوعہ بلالی دُخانی پریس
ساڈھورہ، ضلع انبالہ، (طبع دوم ۱۳۳۳ھ، ص ۶-۷)

بحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

بلغ العلیٰ بکمالہ

کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ

صلوا علیہ وآلہ

علیہ الصلوٰۃ والسلام

کلام شیخ سعدی

کتبہ گوہر قلم

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۸	افتتاحیہ	۱
۱۰	درود و سلام کا حکم	۲
۱۲	درود و سلام کی بنیاد	۳
۱۶	قیام کے لئے فرمانِ الٰہی	۴
۱۷	ملائکہ اور صحابہ کا قیام	۵
۱۹	اکابرِ امت اور علماء کا قیام	۶
۲۲	دورِ جدید میں قیام کا رواج	۷
۲۳	کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام کی ممانعت کی اصل وجہ	۸
۲۴	اختتامیہ	۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

افتتاحیہ

تقریباً ایک سال پہلے سرکار دو عالم ﷺ کی ایک عاشق صادق خاتون محترمہ صوفیہ دارا صاحبہ نے احقر سے فرمایا :- "کہ بارگاہ رسالت ﷺ میں صلواۃ و سلام ہمیشہ کھڑے ہو کر پڑھنا چاہئے تاکہ سرکار دو عالم ﷺ کا ادب ملحوظ رہے اس سلسلہ میں ایک مختصر کتاب تحریر کر دی جائے تو مناسب ہو گا۔"

موصوفہ کے دل سے نکلی ہوئی اس بات میں ایک طرف حضور سرور عالم ﷺ کے عشق کا ایک جہاں نظر آیا تو دوسری طرف ان کے قلب میں حضور ﷺ کی تعظیم و توقیر کا دریا بہتا ہوا نظر آیا جو ایمان کی جان ہے چنانچہ احقر نے "صلواۃ و سلام" کے عنوان سے ایک مقالہ تحریر کرنے کا ارادہ کیا اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ کے شیخ طریقت مسعود ملت حضرت مولانا الحاج پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب سے اجازت طلب کی، حضرت ممدوح نے نہ صرف مقالہ تحریر کرنے کی اجازت عطا فرمائی بلکہ بعض ضروری ہدایات سے بھی سرفراز فرمایا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے بہترین فضل و کرم سے یہ مقالہ "صلواۃ و سلام" کے عنوان سے تحریر کر کے حضرت ممدوح کی خدمت میں پیش کر دیا گیا حضرت صاحب قبلہ نے اس کی اصلاح فرمائی اور نومبر ۱۹۹۳ء میں احقر کے عمرہ پہ جانے سے پہلے مقالہ احقر کے حوالے کر دیا۔ احقر نے ماہ نومبر ۱۹۹۳ء میں عمرہ کی سعادت حاصل کی اور سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت اور قدم بوسی کی سعادت عظمیٰ سے مشرف ہونے کے بعد کراچی واپس پہنچا اپنی علمی اور دیگر مصروفیات کی بناء پر اصلاح شدہ کا مقالہ مکمل نہ کر سکا اسی اثنا میں احقر کے ایک کرم فرمانے جو عمرہ کے سفر میں احقر کے ساتھ تھے ایک خواب دیکھا کہ وہ اور یہ احقر مسجد نبوی شریف میں اصحاب صفہ کے چبوترے کے سامنے والے احاطے میں حاضر ہیں کہ غیب سے اس احقر کے ہاتھ میں ایک کتاب اور پنسل تھما دی جاتی ہے احقر اس کتاب اور پنسل کو لے کر بارگاہ رسالت ﷺ میں مواجہہ عالیہ کے سامنے حاضر ہو گیا جہاں اہل محبت حالت قیام میں کائنات کے ملجا و ماوی حضور ﷺ کے حضور صلواۃ و سلام پیش کرتے ہیں۔ جب یہ خواب

"خواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی حاضری بارگاہ رسالت ﷺ میں قبول کرلی گئی ہے جبکہ حضور ﷺ کی طرف سے علمی و دینی کام کو جاری رکھنے اور اس مقالے کو مکمل کرنے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے"

احقر نے عرض کیا کہ اس وقت دو کتابیں زیر تدوین ہیں ایک حسن ازل ﷺ اور دوسری صلواۃ و سلام سرکار دو عالم ﷺ کی طرف سے کس کتاب کی تکمیل کے لئے حکم ہے تو حضرت ممدوح نے فرمایا:۔

"کیونکہ آپ کتاب لے کر بارگاہ رسالت ﷺ میں مواجہہ عالیہ کی طرف حاضر ہوگئے تھے اور وہاں سب صلواۃ و سلام پڑھتے ہیں اس لئے پہلے صلواۃ و سلام والی کتاب مکمل کریں اور پھر اس علمی سلسلہ کو جاری رکھیں۔"

لہٰذا اس غیبی اشارہ کو پاتے ہی صلواۃ و سلام کے عنوان سے مقالہ مکمل کرلیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے بہترین فضل و کرم سے اس مقالہ کو قرآن و حدیث، صحابہ کرام سلف صالحین اور تمام مکتبہ فکر کے اکابرین کے ارشادات اور اعمال کو سامنے رکھتے ہوئے مرتب کرلیا گیا۔

انشاء اللہ العزیز اس کتاب سے تمام مکاتب فکر کے مسلمانوں کو صلواۃ و سلام کی بنیاد اور اس کے فضائل کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ احقر مسعود ملت حضرت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا ممنون ہے کہ آپ نے اس مقالے کی تیاری میں ضروری ہدایات فرمائیں اور دعاؤں سے سرفراز فرمایا۔ علاوہ ازیں احقر محترمہ مکرمہ صوفیہ دارا صاحبہ (جو ایک مقامی اسکول کی انچارج ہیں اور جن کی تحریک پر یہ کتاب تحریر کی گئی ہے) کے لئے دعاگو ہے کہ مولا تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کے قلب کو سرکار دو عالم ﷺ کے عشق سے آباد رکھے آمین ثمہ آمین بجاہ سید المرسلین رحمتہ للعالمین ﷺ و آلہ و ازواجہ و اصحاب وسلم۔

آخر میں احقر انتہائی عاجزی و انکساری سے رب جلیل کی بارگاہ میں دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بہترین فضل و کرم سے جان دو عالم ﷺ کے دربار گہربار میں پیش کردہ اس تحفہ کو قبول فرمائے آمین ثمہ آمین

۲۴ صفر المظفر ۱۴۱۴ھ

۳ اگست ۱۹۹۴ء

بروز چہار و شنبہ وقت چاشت

احقر العباد

جاوید اقبال مظہری کراچی

(۱۰)

درود و سلام کا حکم

اللہ سبحانہ و تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:۔ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر، اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو (الاحزاب ۔۵۶) اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ بات بالکل واضح فرمادی کہ وہ اپنے حبیب ﷺ پر درود بھیجتا ہے جبکہ ملائکہ بھی بحکم ربی حضور ﷺ پر درود شریف کے تحفے بھیجتے ہیں اور ایمان والوں کو دنیا و آخرت کی سعادت یعنی سعادت ابدی کے لئے ایک انتہائی مجرب نسخہ عطا کرتے ہوئے حکم فرمایا کہ اے ایمان والو! تم بھی میرے حبیب پاک ﷺ پر درودوں کے تحائف اور سلام پیش کرو ایسا سلام کہ سلام کا حق ادا ہو جائے۔

یہاں یہ نکتہ قابل غور ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ وسلمو تسلیما فرما کر حجت تمام فرمادی کہ میرے محبوب پر کثرت کے ساتھ سلام بھیجو۔

جہاں تک بارگاہ رسالت ﷺ میں درود شریف پیش کرنے کا سوال ہے اس پر مسلمانوں کے کسی بھی مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ہاں البتہ بارگاہ رسالت ﷺ میں صلواۃ و سلام پیش کرنے کے طریقہ کار یعنی قیام پر کچھ اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔

اس ضمن میں سب سے پہلی بات جو عرض کرنی ہے وہ یہ ہے کہ درود و سلام بھیجنا خود اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا عمل ہے اور حکم بھی ہے، اللہ تعالیٰ کس حالت و کیفیت میں درود بھیج رہا ہے؟ وہ ہر حالت و کیفیت سے اعلیٰ و ارفع ہے قیام کی حالت بھی اس کے مقام رفیع کے سامنے ہیچ ہے تو وہ اس مقام رفیع سے درود بھیج رہا ہے جس کے سمجھنے سے عقل عاجز ہے، غور فرمائیں اور خوب غور فرمائیں تو پھر فرشتے کس حالت میں درود پیش کر رہے ہیں۔ قرآن و حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ قیام، رکوع، سجود، قعود ہر حالت میں درود پیش کر رہے ہیں۔ اصل میں قیام زندہ و پائندہ ذات کی محبت و تعظیم کا مظہر ہے جس کا حکم مسلمانوں کو دیا گیا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اہل ایمان کو درود و سلام کی نعمت عظمیٰ عطا فرما کر احسان عظیم فرمایا ہے۔ درود و سلام کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا عمل ہے اور سرکار دو عالم ﷺ کی پسند ہے اس پسندیدگی کی پہلی وجہ یہ ہے کہ جتنا زیادہ قرب الٰہی آپ کو حاصل ہے اتنا اور کسی کو نہیں چونکہ آپ عین عرفان حق ہیں اس لئے جو محبت الٰہی آپ کے [illegible]

چونکہ درود و سلام اللہ تعالیٰ کا عمل ہے اس لئے سرکار دو عالم ﷺ کو محبوب ہے کہ ان کے مولا نے اس عمل کو محبوب کیا ہے۔ اسی لئے فرمایا درود میری آنکھ کی ٹھنڈک ہے سرکار دو عالم ﷺ کی پسندیدگی کی دوسری وجہ یہ ہے کہ ایک طرف آپ ہر وقت اور ہر لمحہ اپنے مولیٰ کے ساتھ واصل رہتے ہیں تو دوسری طرف اپنی امت کے احوال پہ متوجہ رہتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم شہادت دے رہا ہے:۔

یہ وہ رسول ہیں کہ جن کو اپنی امت کا مشقت میں پڑنا شاق ہے (القرآن سورۃ توبہ ۱۲۸)

سرکار دو عالم ﷺ کو اپنی امت کی بھلائی اور نجات کی فکر اس وقت سے ہے کہ جب آپ کا نور عالم بالا میں تھا آپ ہر وقت اپنی امت کی بھلائی اور نجات کے لئے دعاگو رہتے ہیں یہ سرکار دو عالم ﷺ کی بخششوں، رحمتوں، اور دعاؤں کا صدقہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آپ کی امت کی راحت جان اور دنیا و آخرت کی سعادت یعنی سعادت ابدی کے لئے درود و سلام کی صورت میں ایک ایسی نعمت عظمیٰ عطا فرما دی ہے کہ جس کے عمل سے آپ کی امت کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ عذاب قبر سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ روحانی سکون حاصل ہوتا ہے۔ سیر الی اللہ حاصل ہوتی ہے سرکار دو عالم ﷺ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

درود و سلام کی بنیاد

سرکار دو عالم ﷺ اپنی قبرانور میں حیات ہیں اور کائنات کے ذرہ ذرہ کا مشاہدہ فرمارہے ہیں ان کی نظر کرم سارے عالم پر مرکوز ہے جب ہی تو ایمان والوں کو بتایا جارہا ہے کہ یہ عقیدہ کامل رکھو کہ حضور کی ان پر نظر ہے (بقرہ ۱۰۴)

وہ آیات مبارکہ جو سرکار دو عالم ﷺ کی حیات مبارکہ پر دلالت کرتی ہیں پیش خدمت ہیں:۔

- "اے محبوب ہم نے تمہیں (تمہاری امت کے اعمال پر) گواہ بنا کر بھیجا" (سورۃ فتح آیت ۸)
- "اور جس دن ہم ہر گروہ میں سے ایک گواہ انہیں میں سے اٹھائیں گے ان پر گواہی دے اور میرے محبوب تمہیں ان سب پر شاہد بنا کر لائیں گے" (سورۃ النساء آیت ۴۱)
- "تو کیسی ہو گی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں (سورۃ نحل آیت ۸۹)

مندرجہ بالا آیات کریمہ میں سرکار دو عالم ﷺ کو شاہد اور گواہ کہا گیا ہے ۔ شاہد اور گواہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ زندہ بھی ہو، موجود بھی ہو اور دیکھتا بھی ہو۔

یہ آیات کریمہ اس حقیقت کی شہادت دے رہی ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ نہ صرف زندہ ہیں بلکہ ہر آن اپنی امت کے اعمال کی نگرانی فرمارہے ہیں جب ہی تو آپ شاہد بھی ہیں اور نذیر بھی۔

ایک حدیث شریف میں حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

بے شک اللہ نے میرے لئے دنیا کے حجابات اٹھا دیئے ہیں تو میں دنیا اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے کہ اپنی ہتھیلی کو دیکھتا ہوں

(زرقانی ج ۷ ص ۲۰۴)

علماء دیوبند کا اعتراف

- مولانا قاسم نانوتوی نے سرکار دو عالم ﷺ کی حیات مبارکہ پر "آب حیات" کے نام سے مستقل ایک کتاب لکھی ہے اس کا تعارف کراتے ہوئے ایک جگہ لکھتے ہیں:۔

"یہ تقریر اول مثبت حیات خلاصہ موجودات علیہ وعلی آلہ افضل الصلواۃ والتسلیمات ہے

دوسرے اس اثبات سے اس مردہ دل کو امید زندگانی جاودانی ہے اس رسالے کا نام آب حیات رکھا ہے اسی کتاب میں قرآن کریم کی آیت کریمہ **النبی اولی بالمومنین الایہ** اور **اطیعو اللہ و اطیعو الرسول الآیہ** اور **ماکان لکم ان تو ذو رسول اللہ الآیہ** کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ آیات کریمہ سرکار دو عالم ﷺ کی دوام حیات پر دلالت کرتی ہیں۔ **(محمد قاسم نانوتوی: آب حیات ۱۹۳۶ء' دہلی ص ۵۔ ص ۱۴۴)**

○ مولانا اشرف علی تھانوی نے آیت کریمہ **"لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون (حجر: ۷۲)** کا ترجمہ یوں کیا ہے۔

یعنی اے **محمد** ﷺ آپ کی حیات اور جان کی قسم ہے (اشرف علی تھانوی سرا المولد النبوی من الشمنوی المعنوی مطبوعہ تھانہ بھون ص ۲۰)

مولانا اس آیت کریمہ کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ اس قسم سے اللہ تعالی نے آپ کی حیات شریف کی عظمت شان بیان فرما دی ہے (ایضا" ص ۲۰) مولانا تھانوی بیان القرآن میں لکھتے ہیں کہ "آپ کی حیات شہداء کی حیات سے بھی ارفع و اعلی ہے' ان کی بیویوں سے شادی ہو سکتی ہے آپ کی ازدواج سے شادی حرام ہے۔ آپ کی حیات بہت ارفع ہے۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کس طرح قرآن و حدیث سے آپ کی حیات پاک ثابت ہو رہی ہے جبکہ اکابرین دیوبند بھی آپ کی دائمی حیات مبارکہ کا اعتراف کر رہے ہیں ایک عاشق صادق نے خوب فرمایا:۔ ؎

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہاں کی جان ہے تو جہاں ہے

سرکار دو عالم ﷺ کی محبت

○ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالی ہے:۔

آپ فرما دیجئے اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور

تمہاری پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں، تو راستہ دیکھو، یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ سرکشوں کو راہ نہیں دیتا (سورۃ توبہ آیت ۲۴)

○ سرکار دو عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:۔ اس وقت تک کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا، جب تک کہ میں اس کے نزدیک تمام اہل و عیال، مال و دولت اور لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں (مسلم شریف ج ص ۱۴۰)

مندرجہ بالا آیت شریفہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ایمان والوں کو حضور ﷺ کی محبت اور جانثاری کی ترغیب دی ہے کہ آپ کی محبت ہی جز ایمان ہے۔

سرکار دو عالم ﷺ کی تعظیم

○ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

"اے ایمان والو! نبی کی آواز پر اپنی آواز اونچی نہ کرو اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہیں تمہارے اعمال اکارت ہو جائیں اور تم کو خبر تک نہ ہو۔" (الحجرات:۲)

○ ایک دوسری آیت مبارکہ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

اے ایمان والو! راعنا نہ کہو بلکہ انظرنا کہو (یعنی حضور ہم پر نظر رکھیں) اور ارشادات عالی کو پہلے ہی سے دل لگا کر) سنو (اس حکم سے) سرتابی کرنے والوں کے لئے درد ناک عذاب ہے (البقرہ۔ ۱۰۴)

قرآن کریم قانون قدرت بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ہر ارشاد قول فیصل بھی ہے ان آیات بینات میں حق تعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب ﷺ کی غایت درجہ تکریم، تعظیم کی ترغیب دی ہے۔

مندرجہ بالا گفتگو سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حضور ﷺ حیات ہیں آپ سے محبت اور آپ کی تعظیم و تکریم کا جس طرح آپ کی ظاہری زندگی میں حکم تھا اسی طرح اب بھی ہے اسی لئے اب بھی مسجد نبوی شریف ہر شخص خاموش نظر آتا ہے تعظیم و تکریم کا کوئی پیانہ نہیں، ہر قدم اور ہر علاقے کے کے دستور مختلف ہیں۔ شریعت نے تعظیم کا پیانہ مقرر نہیں فرمایا بلکہ محض تعظیم کا حکم دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر قوم اپنے مزاج و دستور کے

مطابق بھی تعظیم و تکریم کر سکتی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اکابر ملت اور علماء عرب و عجم نے حضور انور ﷺ کی کس کس طرح تعظیم کی ہے۔ جہاں تک قیام کا تعلق ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کے لئے ہمیشہ کھڑے ہوا کرتے تھے صلواۃ و سلام میں قیام فرشتوں کی بھی سنت ہے اور صحابہ و صحابیات کی بھی اور صلحاء امت کی بھی قرآن حکیم میں فرشتوں کے کھڑے ہونے کا ذکر ہے۔ حدیث میں صحابہ' صحابیات کا آخری عمل یہی تھا کہ انہوں نے کھڑے ہو کر جسد اطہر کے سامنے حضور ﷺ پر صلواۃ و سلام پڑھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی آپ پر درود اور سلام بھیجو

قیام کے لئے فرمان الٰہی

اللہ سبحانہ و تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے "اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دو اللہ تمہیں جگہ دے گا۔ ــــ اور کہا جائے اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجہ بلند فرمائے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے (مجادلہ آیت ۱۱)

قرآن کریم کی اس آیت سے معلوم ہوا کہ جب محفل منعقد ہو اور بانی محفل صلواۃ و سلام کے لئے کھڑے ہونے کی درخواست کرے تو قرآن کا حکم یہ ہے کہ اس کی درخواست پر سب کھڑے ہو جائیں کوئی بیٹھا نہ رہے ایسا کرنے پر اللہ تعالیٰ نے حاضرین محفل اور علماء کی جو محفل میں موجود ہیں درجے بلند کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اور جو لوگ بیٹھے رہیں یا کھڑے ہونے کو اچھا نہ سمجھیں ان کے لئے فرمایا کہ اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے یعنی اللہ کے اس حکم کی خلاف ورزی پر ان سے ضرور باز پرس ہو گی۔ اللہ نے اپنے حبیب کریم ﷺ کے درجے بلند فرمائے تو جو آپ کے لئے کھڑا ہو گا وہ کریم اس کے درجے کیوں نہ بلند فرمائے۔

ورفعنا لک ذکرک

ملائکہ اور صحابہ کا قیام

قیام ملائکہ

قرآن کریم میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ شہادت دے رہا ہے:۔

- ان صف بستہ فرشتوں کی قسم (سورۃ صٰفّٰت:۱)
- وہ جو عرش اٹھاتے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے ہیں (مومن:۷)
- جس دن جبریل کھڑا ہو گا اور سب فرشتے پرا باندھے (کھڑے ہوں گے) کوئی نہ بول سکے گا مگر جیسے رحمٰن نے اذن دیا اور اس نے ٹھیک بات کہی (بناء آیت ۳۸)
- اور تم فرشتوں کو دیکھو گے عرش کے آس پاس حلقہ کئے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے ہیں (زمر:۷۵)

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان فرشتوں کی قسم کھائی ہے جو صف بستہ ہیں یعنی صف بہ صف کھڑے ہیں، کہیں عرش اٹھائے کھڑے ہیں، کہیں پرا باندھے کھڑے ہیں۔ کہیں عرش کے آس پاس حلقہ کئے کھڑے ہیں انہیں فرشتوں کے لئے تو خالق کائنات فرما رہا ہے کہ:۔

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں (احزاب:۵۶)
کیا یہ معصوم فرشتے شرک کر رہے ہیں؟
معاذ اللہ! معاذ اللہ!۔ غور فرمائیں اور خوب غور فرمائیں۔

صحابہ کرام کا قیام

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین سرکار دو عالم ﷺ کا غایت درجے ادب اور احترام کرتے تھے لہٰذا جب ہجرت کے دوسرے سال ۲ ھ میں آیت کریمہ ان اللہ و ملائکتہ نازل ہوئی تو سرکار دو عالم ﷺ کے رخسار مبارک مسرت و انبساط سے سرخ ہو گئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ کے چہرے کا رنگ انار کے دانے کی طرح انتہائی خوشی سے کھل گیا اور فرمانے لگے:۔

"مجھے مبارک باد پیش کرو کہ مجھ پر آج وہ آیت نازل ہوئی ہے کہ میرے نزدیک دنیا و مافیہا میں ہر چیز سے بہتر ہے پھر آپ نے مذکورہ آیت پڑھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں نے یہ خوش خبری سنی تو عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو یہ نعمت مبارک ہو پھر صحابہ کرام مبارک باد دیتے رہے۔

اس فرمان الٰہی کی تعمیل کرتے ہوئے صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال بعد آپ کے تخت مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر درود وسلام پڑھا۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ایسا کرنے کا خود حکم دیا تھا اور فرمایا تھا، "جب تم مجھے غسل دے چکو اور کفن دے چکو تو میرے تخت کے سامنے (کھڑے ہو کر) درود پیش کرنا پھر چلے جانا۔ پھر سب سے پہلے جو درود پیش کرے گا وہ حضرت جبرئیل ہوں گے۔ پھر میکائیل، پھر اسرافیل پھر ملک الموت۔ یہ سب کے سب اپنے اپنے فرشتوں کے لشکروں کے ساتھ آئیں گے۔ (اور درود پیش کریں گے، جب یہ چلے جائیں) تو پھر تم فوج در فوج میرے پاس آنا اور مجھ پر درود پڑھنا اور خوب سلام پڑھنا۔ مدارج النبوۃ ج ۲ ص : ۴۴۰ سرکار ابد قرار ﷺ کے حکم کی پیروی میں صحابہ کرام سے حضور ﷺ کے جسد نوری کے سامنے کھڑے ہو کر صلواۃ و سلام پیش کیا کھڑے ہو کر صلواۃ و سلام پیش کرنا حضور ﷺ کا حکم بھی ہے اور صحابہ کرام کی سنت بھی اسی سنت کو پیش نظر رکھ کے اہل ایمان اور عاشقان مصطفیٰ ﷺ کھڑے ہو کر اپنے آقا و مولیٰ کے حضور صلواۃ و سلام پیش کرتے ہیں۔

(۱۹)

اکابر امت اور علماء کا قیام

آج سے سات سو ۷۰۰ سال پہلے عالم اسلام کے ایک جلیل القدر عالم امام تقی الدین سبکی شافعی کے دولت کدہ پر ذکر مصطفیٰ ﷺ کی مجلس جمی تھی۔ اس مجلس میں ایک عاشق رسول نے کسی عاشق صادق کا یہ شعر پڑھا جس کا ترجمہ ہے:۔

"عزت و شرف والے حضور ﷺ کا ذکر جمیل سن کر صف بہ صف یا گھٹنوں کے بل کھڑے ہو جاتے ہیں۔"

جذب و مستی میں ڈوبا ہوا یہ کلام سن کر حضور ﷺ کے دیوانے صحابہ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے امام تقی الدین سبکی کی قیادت میں کھڑے ہو گئے ان کھڑے ہونے والوں میں سارے کے سارے عالم تھے کوئی غیر عالم نہ تھا۔ کیا سارے کے سارے علماء مشرک و بدعتی تھے! نعوذ باللہ ہرگز نہیں۔

برصغیر پاک و ہند کے نامور محدث حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ جنہوں نے برصغیر میں علم حدیث کو عام کیا اور جن کے علم و فضل اور علمی تبحّر کا ہر مسلک فکر کے اکابر کو اعتراف تھا انتہائی عقیدت و محبت سے اپنے مولیٰ کے حضور صلوٰۃ و سلام کے وسیلے سے اپنی بخشش و مغفرت کی دعائیں مانگ رہے ہیں آپ فرماتے ہیں۔

اے اللہ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے تیرے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں۔ میرے تمام اعمال فساد نیت کا شکار ہیں۔ البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل محض تیری ہی عنایت سے اس قابل ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد کے موقع پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی و انکساری، محبت و خلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک ﷺ پر درود و سلام بھیجتا ہوں۔

اے اللہ:۔

وہ کونسا مقام ہے جہاں میلاد پاک سے بڑھ کر تیری طرف سے خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے؟ اس لئے اے ارحم الرحمین! مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی رائیگاں نہیں جائے گا بلکہ تیری بارگاہ میں قبول ہو گا اور جو کوئی درود و سلام پڑھے اور اس کے ذریعے سے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہو گی۔ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی، اخبار الاخبار، ص ۶۲۴ مطبوعہ کراچی)

اکابرین دیوبند کے شیخ طریقت حضرت حاجی محمد امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ معمول

آپ فرماتے ہیں۔

اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں (امداد اللہ مہاجر مکی۔ فیصلہ ہفت مسئلہ مع تعلیقات مفتی محمد خلیل خاں برکاتی (مطبوعہ لاہور ص ۱۱۱) کیا ھم میں یہ جرات ہے کہ ہم علماء دیوبند کے شیخ طریقت کو مشرک و بدعتی کہیں ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔

صلواۃ و سلام کے وقت قیام کرنا صرف پاک و ہند میں عاشقان مصطفیٰ ﷺ کا معمول نہیں ہے بلکہ دنیا کے مختلف علاقوں میں اکابر علماء فضلاء نے صلواۃ و سلام کے وقت قیام کو پسند فرمایا مثلاً" علامہ مفتی محمد ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمتہ جن کا ۱۹۸۱ء میں ۱۰۴ برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں وصال ہوا' مدینہ منورہ میں کھڑے ہو کر صلواۃ و سلام پیش کرتے تھے اور ان کے شیخ طریقت محدث بدر الدین حسن شامی علیہ الرحمتہ مسجد نبوی شریف میں باب رحمت پر کھڑے ہو کر صلواۃ و سلام پڑھا کرتے تھے اس کے علاوہ جن اکابر علماء اور فضلاء نے جن میں چاروں مکاتیب یعنی حنفی، شافعی، حنبلی اور مالکی شامل ہیں صلواۃ و سلام کے وقت قیام فرمایا۔

عالم اسلام کے عظیم روحانی پیشوا اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ کے شیخ طریقت مسعود ملت نبہانی العصر حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب اپنی مشہور تصنیف جان جاناں ﷺ میں ان علماء کی یہ تفصیل بیان کی ہے:۔

(۱) حافظ ابو شامہ شیخ النووی (۲) علامہ نصیر الدین مبارک (۳) امام ظہیر الدین (۴) ابو عبدالرحمان بن اسماعیل (۵) امام صدر الدین موہوب بن عمر الجزری (۶) عبداللہ سراج حنفی محدث (۷) مفتی حنیفہ عبداللہ سراج مکی (۸) فقیہ عثمان بن حسن دمیاطی شافعی محدث (۹) ابو زرعہ عراقی (۱۰) علامہ مدالقی (۱۱) امام صرصر حنبلی ا (۱۲) عبداللہ بن محمد المیر غنی الحنفی مفتی مکہ مکرمہ (۱۳) مفتی مالکیہ حسین بن ابراہیم مکی (۱۴) مفتی شافعیہ عمر بن ابی بکر مکی (۱۵) مفتی حنابلہ محمد بن یحیی (۱۶) علامہ ابو زید (۱۷) سید احمد زین احلان مکی (۱۸) مفتی حنفیہ علامہ جمال بن عبداللہ بن عمر مکی (۱۹) علامہ انباری (۲۰) شیخ صدیق بن عبدالرحمان کمال مکی (۲۱) مولانا محمد بن محمد کبتی مکی (۲۲) مولانا حسین بن ابراہیم مکی مالکی مفتی مالکیہ (۲۳) مفتی مالکیہ حسین ابراہیم مکی (۲۴) مولانا محمد بن محمد غرب شافعی (۲۵) مولانا عبدالکریم بن عبدالحکیم حنفی مدنی (۲۶) فقیہ جلیل مولانا عبدالجبار حنبلی بصری (۲۷) مولانا ابراہیم بن خیار حسینی شافعی مدنی (۲۸) مفتی حنابلہ مولانا حسن (۲۹) مفتی مالکیہ مولانا محمد شرفی (۳۰) مولانا احمد فتاح (۳۱) مولانا محمد بن سلیمان

(۳۲) مولانا احمد جلس (۳۳) مولانا محمد صالح (۳۴) مولانا احمد بن عثمان (۳۵) مولانا احمد بن عجلان (۳۶) مولانا محمد صدقہ (۳۷) مولانا عبدالرحیم بن محمد زبیدی (۳۸) مولانا یحی بن مکرم (۳۹) مولانا علی شامی (۴۰) مولانا علی بن عبداللہ (۴۱) مولانا محمد بن داؤد بن عبدالرحمن (۴۲) مولانا محمد بن عبداللہ (۴۳) مولانا احمد بن محمد بن خلیل (۴۴) مولانا عبدالرحمان بن علی حضرمی (۷۹) وغیرہ وغیرہ کہاں تک نام گنائے جائیں ایک عالم نہیں عالم قیام کو مستحسن سمجھتا ہے۔

(جان جاناں ص ۱۰۸ مطبوعہ کراچی

الغرض بلاد پاک و ہند اور عالم اسلام کے مختلف بلاد اور ممالک کے علماء نے قیام کو مستحسن قرار دیا ہے۔ مثلاً" یہ بلاد و ممالک۔ مکہ معظمہ' مدینہ منورہ' جدہ' حدیدہ' دمیاط' زبیدہ' بصرہ' حضر موت' حلب' برزنج' بربرع' کرد' داغستان' اندلس' روم' شام اور مصر وغیرہ براعظم افریقہ اور براعظم ایشیاء کے علماء کی اکثریت نے صحابہ کرام کی اس سنت حسنہ کو دل و جان سے قبول کیا ہے اور ان کا یہ معمول رہا ہے۔

اور حجاج مقدس میں دیہاتی مسلمان اب بھی محافل میلاد النبی ﷺ میں کھڑے ہو کر صلواۃ و سلام پیش کرتے ہیں۔ کیسی ناانصافی ہو گی کہ ہم قومی ترانے کے لئے کھڑے ہو جائیں' جھنڈے کی سلامی کے لئے کھڑے ہو جائیں اور جس کے طفیل قوم بنی اور جس کے طفیل جھنڈا ملا اس کو بھول جائیں بلکہ غیظ و غضب میں مجلس سے اٹھ کر چلے جائیں انا للہ وانا الیہ راجعون

دور جدید میں قیام کا رواج

سلام کھڑے ہو کر ہی پیش کیا جاتا ہے آنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرتا ہے سلام کرنے سے پہلے بیٹھتا نہیں۔ دور جدید میں تو نئے نئے انداز سے کھڑے ہو کر سلام پیش کیا جاتا ہے مثلاً":۔

- اسمبلیوں میں کسی مرحوم کی یاد میں کھڑا ہونا
- گمنام سپاہی کی یادگار پر کھڑا ہونا
- شہیدوں کی یادگار پر کھڑا ہونا
- قومی ترانے کے وقت کھڑا ہونا
- جھنڈے کی سلامی کے وقت کھڑا ہونا

عام دعوتوں میں کھانا پینا بھی کھڑے ہو کر ہوتا ہے جو خلاف سنت ہے۔ اس کے علاوہ جب کوئی بڑا آدمی مر جاتا ہے تو دنیا کی اسمبلیوں اور پارلیمنٹوں اور عدالتوں میں ایک دو منٹ خاموش کھڑے ہو کر خراج عقیدت پیش کیا جاتا ہے حالانکہ نہ وہ سامنے ہوتا ہے اور نہ وہ زندہ ہوتا ہے۔ سالہا سال سے اسکولوں اور کالجوں میں اسمبلیاں ہوتی ہیں طلباء صف بہ صف اس طرح کھڑے ہوتے ہیں جیسے نماز میں کھڑے ہوتے ہیں' تلاوت ہوتی ہے ترانہ ہوتا ہے کچھ نصیحتیں کی جاتی ہیں دین کی باتیں بتائی جاتی ہیں۔ مگر کسی کو اس کھڑے ہونے میں کوئی برائی نظر نہیں آتی۔ برائی نظر آتی ہے تو حضور ﷺ کے لئے کھڑے ہونے میں جو ہماری جان بھی ہیں اور ایمان بھی۔ جو زندہ و پائندہ ہیں۔ آخر ایسا کیوں ہے؟ ہم کو سوچنا چاہئے اور اپنی اصلاح کرنی چاہئے عصر حاضر میں کھڑے ہو کر سلام کے طریقہ کو آپ نے ملاحظہ فرمایا تو پھر دانشمندی اس چیز میں ہے کہ جو شے بے جان ہے گمنام ہے اس کو کھڑے ہو کر سلام پیش کرنے کے بجائے اس عظیم بارگاہ میں کھڑے ہو کر صلواۃ و سلام پیش کریں جو حیات بھی ہیں اور کائنات کی حیات کا اولین سبب بھی ہیں۔

کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام کی ممانعت کی اصل وجہ

۱۔ ایک سادہ لوح انسان یہ دیکھ کر حیران ہوتا ہے۔ ہمارا پورا معاشرہ سنت کے خلاف باتوں سے بھرا پڑا ہے۔ کسی بھی خلاف سنت عمل کے خلاف شور و غوغا اور اعتراض نہیں کیا جاتا۔ لیکن جب سرکار دو عالم ﷺ کی تعظیم و تکریم اور محبت و عشق کی بات آتی ہے تو ہر شخص مفتی نظر آتا ہے۔ ایسا کیوں ہے۔ سارے فتووں کا رخ صرف سرکار ہی کی طرف کیوں ہے؟ عقل یہ پوچھنے پر مجبور ہے۔ الحمد اللہ اس کا جواب موجود ہے۔

۲۔ ایمان کی حرارت حضور ﷺ کی محبت و تعظیم سے قائم رہتی ہے۔ اور دشمنان اسلام کے عزائم کی تکمیل میں یہی حرارت ایمانی سب سے بڑی رکاوٹ ہے اس لئے عالمی پیمانے پر کوشش کی جارہی ہے کہ یہ محبت و تعظیم دلوں سے نکال کر افراد امت کو بے جان لاشہ بنا دیا جائے تاکہ دشمنان اسلام کے عزائم پورے ہو سکیں، محبت اور تعظیم کو ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر اس عمل اور ہر اس فکر کی بیخکنی کی جائے جس سے محبت پیدا ہو اور تعظیم کا جذبہ ابھرتا ہو۔ اس لئے عالمی سطح پر دشمنان اسلام نے خود مسلمانوں کو انہی بنیادوں کی بیخکنی کے لئے تیار کر دیا ہے جو پورے انہماک سے دشمنوں کے شرمناک عزائم کی تکمیل کر رہے ہیں خدا جانے ان حضرات کو اس کا شعور و احساس ہے یا نہیں جو حضرات اپنی سادگی اور نیک دلی سے اس سازش کا شکار ہیں ان کو اپنے اکابر کے راستے پر واپس آجانا چاہئے کہ یہی راستہ حق و صحیح ہے جس پر امت چودہ سو برس سے چل رہی ہے یہی صراط مستقیم ہے جس پر چلنے کی ہمیں ہدایت کی گئی ہے۔ اگر اس صراط مستقیم پر چلنے والے مشرک و بدعتی تھے تو پھر اسلام کہاں تھا اور مسلمان کیا کرتے تھے؟ سلطنت عثمانیہ جو دنیا کی سب سے بڑی سلطنت تھی، جو دنیا کے تین براعظموں پر پھیلی ہوئی تھی، جس کو اس صدی کے شروع میں دشمنان اسلام نے پارہ پارہ کیا۔ ہاں اس عظیم سلطنت کے طول و عرض میں صلوٰۃ و سلام کھڑے ہو کر پیش کیا جاتا تھا۔ کیا اس عظیم سلطنت کے مسلمان مشرک و بدعتی تھے؟ تو اسلام کہاں تھا اور مسلمان ــــــ کہاں تھے؟ اس وقت عالم اسلام کرب میں مبتلا ہے۔ ہمیں اپنی روش کو جانچنا اور اپنے خیالات کو پرکھنا چاہئے اور اپنے ان بزرگوں کا دامن تھامنا چاہئے جن کے دم سے اسلام کی شوکت و عظمت چشم عالم نے دیکھی۔ آج مسلسل ان کے دامن کو جھٹکنے کی بات ہو رہی ہے۔ یہ ایک بڑی عالمی نفسیاتی سازش ہے ہمیں اس کا شعور و ادراک ہونا چاہئے۔

(۲۴)

اختتامیہ

سرکار دو عالم ﷺ کی محبت جزو ایمان ہے' آپ کا ذکر راحت جان ہے درود شریف حق تعالیٰ کا عمل بھی ہے اور حکم بھی اس حکم کی پیروی میں عاشقان مصطفیٰ ﷺ صدیوں سے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں درودوں کے گجرے اور سلاموں کی ڈالیاں نچھاور کرنے میں مصروف ہیں' احادیث مبارکہ شاہد ہیں کہ درختوں نے' پتھروں نے' کنکریوں نے اور جانوروں نے بارگاہ رسالت ﷺ میں سلام پیش کیا ہے۔ نماز جیسی عظیم عبادت میں سب سے آخر میں حضور ﷺ پہ درود و سلام پیش کیا جاتا ہے جو آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بھی ہے اور مومن کی معراج بھی ہے۔

مولیٰ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو درود و سلام کی عظمتوں اور برکتوں کا فہم عطا فرمائے اور ان کے قلوب کو درود و سلام کے اسرار و معارف سے منور فرمائے۔

آخر میں راقم صلواۃ و سلام کے اس ذکر جمیل کو اس قطعہ کے ساتھ ختم کرتا ہے جو سرکار دو عالم ﷺ کے دربار گہربار میں سبز گنبد شریف کی زیارت کے وقت عالم جذب و مستی میں زبان قلب سے جاری ہوا۔

قطعہ

آنکھوں میں چھپا لوں نظر آئے جو وہ گنبد
اس دل میں بسا لوں نظر آئے جو وہ گنبد
سرکار دو عالم کا کرم خاص ہے اقبال
میں جان لٹا دوں نظر آئے جو وہ گنبد

(جاوید اقبال مظہری صحن مسجد نبوی شریف نومبر1993)